اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے، خاندانی زندگی کا قرآنی اسلوب

طاہرہ ولایت

خلاصہ

کسی بھی معاشرے کی ترقی کے لئے۔ محکم خاندانی نظام۔ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ افراد گھروں سے تربیت پا کر نکلتے ہیں جن کے مجموعے سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اور قرآن و اہلبیت علیہم السلام دونوں کو اللہ نے ہمارے لئے معصوم رہبر بنایا ہے ،اس لئے ہمیں ان ہی سے خاندانی زندگی میں راہنمائی لینی چاہیے۔ اسی لئے اس مقالے کا موضوع:۔ خاندانی زندگی کا قرآنی اسلوب، اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے قرار دیا گیا ہے۔اس میں مقدمہ،مفاہیم شناسی ،قرآن کا تعارف، اہلبیت علیہم السلام کے تعارف کے بعد اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے خاندانی زندگی میں قرآنی اسلوب کے تحت دو حصے کئے گئے ہیں: **الف:** میاں بیوی کی ایک دوسرے کی نسبت ذمہ داریاں جیسے: اخلاق حسنہ،تواضع ،آراستہ ہونا و۔۔۔**ب:** اولاد کی نسبت والدین کی ذمہ داریاں جیسے: شفقت و مہربانی کرنا،توحید پرستی کی تعلیم دینا و۔۔۔کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں کلی نتیجہ ذکر کیا گیا ہے۔

کلیدی کلمات: خاندانی زندگی،اہلبیت علیہم السلام، حقوق،قرآنی اسلوب

مقدمہ

تمام حمد و ثنا اس خدا کے لئے ہے جس نے انسانی ہدایت کے لئے انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھیجا اور نبوت کا سلسلہ ختم ہونے ائمہ علیہم السلام کو ھادی قرار دیا۔

موجودہ دور کی مادی و صنعتی ترقی کے باوجود انسانی مشکلات دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں جن میں سے میں سے ایک۔ خاندانی نظام۔ کا متزلزل ہونا ہے۔ جس کے کئی برے اثرات معاشرے پہ پڑ رہے ہیں، جیسے: ڈپریشن و۔۔۔ جیسی نفسیاتی بیماریوں کا عام ہونا، جوان نسل کا خیالی عشق بازی اور ہالی وڈ کی اخلاقی پستی کی شاہکار مووینز پہ اپنی قیمتی عمر کا ضیاع اور اہل خانہ سے مناسب توجہ اور پیار نہ

ملنے کے نتیجے میں کئی جوانوں کا برے افراد کے چنگل میں پھنس جانا و۔۔۔ جیسے کئی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ جس کی ایک اہم وجہ ۔ امت مسلمہ ۔کا اپنی تہذیب و ثقافت کو فراموش کر کے مغربی تہذیب کو اپنانے کی کوشش کرنا ہے ۔ لہٰذا ان خاندنی مسائل کے حل کے لئے موجودہ دور کے انسان کو ایک بار پھر چودہ صدیاں پہلے کی طرح اسلام کے دامن میں پناہ لینے کی ضرورت ہے۔اور جب ہم اسلام کی طرف رجوع کریں تو اس میں دو چیزیں ہیں: **ایک**: پیغمبر اکرم ﷺ پہ نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید جس کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے خداوند کریم نے فرمایا:۔إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ؛[1] ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔اور **دوسری**: پیغمبر اکرم ﷺ کی اہلبیت علیہم السلام ہیں جنہیں انہوں نے وحی کی ترجمان زبان سے کشتی نوحؑ کی طرح نجات دینے والے قرار دیتے ہوئے فرمایا: «مثل أهل بيتي فيكم كمثل سفينة نوح، من ركبها نجا، و من تخلف عنها غرق»؛[2] میری اہلبیت علیہم السلام کی مثال کشتی نوحؑ جیسی ہے جو اس پہ سوار ہو گیا اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے روگردانی کی وہ غرق ہو گیا۔اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے بعد زندگی کے تمام شعبوں میں کامیابی کا ذریعہ اہلبیت علیہم السلام ہیں۔ اور وہ قرآن کی عملی تفسیر کرنے والے بھی ہیں۔ اور اہلبیت علیہم السلام کی زندگی کے تمام شعبوں کی طرح ان کی۔ خاندانی زندگی ۔ میں بھی قرآن ہی حاکم آتا ہے، اس لئے ہمیں ان کی طرف ہی رجوع کرنی چاہیے۔اسی لئے ہم نے اس مقالے کا موضوع۔ اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے خاندانی زندگی کے قرآنی اسلوب۔ کو قرار دیا ہے، تاکہ ہم سعادت مند خاندانی زندگی تشکیل دے سکیں۔

---

[1] ۔سورہ حجر آیہ ۹

[2] ۔ محمد بن علی، کراجکی، (محقق / مصحح: حسون، کریم فارس)، التعجب من إغلاط العامة فی مسألة الإمامة ص ۱۵۱؛ محمد بن سلامة، قضاعی، (محقق / مصحح: حسینی إرموی (محدث)، جلال الدین)، شرح فارسی شهاب الأخبار ص : ۲؛ محمد بن علی، (ابن حمزه طوسی، محقق / مصحح: علوان، نبیل رضا)، علی بن عبید الله بن بابویه الرازی، منتجب الدین، الثاقب فی المناقب ص : ۱۲۵؛ الأربعون حدیثا (للرازی) ص : ۲۱؛ علی بن موسی، (ابن طاووس، محقق / مصحح: حسون، محمد)، کشف المحجة لثمرة المهجة ص : ۲۷۰؛ یوسف بن حاتم، شامی، الدر النظیم فی مناقب الائمة اللهامیم ص : ۴۴۱؛ حسن بن محمد، دیلمی، إرشاد القلوب إلی الصواب (للدیلمی) / ج ۲ ص : ۲۳۱؛ رفیع الدین محمد بن محمد مؤمن، جیلانی،) محقق / مصحح: درایتی، محمد حسین)، الذریعة إلی حافظ الشریعة، / ج ۱ ص : ۴۵۰؛ محمد حسین، ابن قاریاغدی، (محقق / مصحح: احمدی جلفائی، حمید)، البضاعة المزجاة، ج ۱ ص : ۲۱۳؛ سید ہاشم بن سلیمان، بحرانی، مدینة معاجز الائمة الإثنی عشر / ج ۲ ص : ۲۶۵؛ محمد حسن، مظفر نجفی، دلائل الصدق لنہج الحق، ص: ۴۱

مفاہیم شناسی

یہاں کچھ اہم اور مشکل کلمات کے لغوی و اصطلاحی ذکر کرتے ہیں:

خاندان کا لغوی و اصطلاحی معنی

خاندان کو عربی میں ـاہل بیتـ کہتے ہیں اس کا معنی: رشتہ دار، کنبہ، بیوی بچے و۔۔۔[1]، اسی لئے کسی فرد کے اہل خانہ کو ـاہل الرجل ـ کہا جاتا ہے۔

اصطلاحی معنی: اصطلاح میں ـخاندانـ: کسی فرد کے اہل خانہ یا قریبی افراد ہوتے ہیں۔[2] کیونکہ ـاہلـ کا مطلب ہوتا ہے لائق ہونا، دوسرے لوگوں سے زیادہ کسی کے لئے خاص ہونا جیسا کہ ارشاد خداوند کریم ہے: هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ؛[3] وہی ڈرانے کا اہل اور مغفرت کا مالک ہے۔

اسلوب کا لغوی و اصطلاحی معنی

اسلوب کا معنی: ترتیب، طریقہ و۔۔۔ ہوتا ہے۔[4]

اصطلاحی معنی: ـاسلوبـ عربی زبان کا لفظ ہے جسے انگلش میں" style "اور فارسی میں ـطرزـ کہتے ہیں۔ اور اس کا مطلب: کسی فرد، گروہ یا معاشرے کے زندگی گزارنے کا طور وطریقہ اور سلیقہ ہوتا ہے۔[5]

زندگی کا لغوی و اصطلاحی معنی

زندگی کو عربی میں الحیاۃ کہتے ہیں جس کا معنی: نشو نما، بقاء، منفعت، زندہ ہونا و۔۔۔[6]

اصطلاحی معنی: زندگی کو عربی میں ـحیاتـ کہتے ہیں جو ایک وجودی صفت ہے، جو سبب بنتی ہے کہ موصوف جان لے اور قدرت حاصل کرے۔[7] زندگی کی ظاہری علامات سانس لینا، کھانا، پینا، نشو نما پانا و۔۔۔ شمار ہوتی ہیں۔[1]

---

[1] ۔ خلیل، فراہیدی، کتاب العین، ج ۴ ص ۸۹ ؛ابن فارس، إحمد بن فارس، (محقق / مصحح: ہارون، عبد السلام محمد)، معجم المقاییس اللغۃ، ج ا ص ۱۵۰

[2] ۔ خلیل، فراہیدی، کتاب العین، ج ۴ ص ۸۹

[3] ۔ سورہ مدثر آیہ ۵۶

[4] ۔ ابو الفضل عبد الحفیظ، بلیاوی، مصباح اللغات، ص ۵۰۸

[5] ۔ میریام وبستر، meeriam.websters collegiate dictionary، ص ۶۷۲

[6] ۔ مولانا وحید الزمان، قاسمی کیرانوی، (مترجم: مولانا عمید الزمان قاسمی کیرانوی)، القاموس الوحید، ص ۴۰۱

[7] ۔ عبد النبی احمد نگری، جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون الملقب بد ستور العلماء، ج ۲ ص ۷۲

قرآن کی جامعیت

قرآن مجید ایک کامل اور جامع کتاب ہے جس میں انسان کی دنیاوی واخروی سعادت کا سامان مکمل طور پر موجود ہے اور اس کی علمی وسعت کو بیان کرتے ہوئے خداوند کریم نے فرمایا:- وَلاَ رَطْبٍ وَلاَ يَابِسٍ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ؛[2] کوئی خشک وتر ایسا نہیں ہے جو کتاب مبین کے اندر محفوظ نہ ہو۔ اور کامیابی کے لئے ہر انسان اپنی شناخت اور اپنے خالق کی شناخت کا محتاج ہے تو قرآن نے دونوں کی بہترین طریقے سے شناخت کروائی ہے انسان کے بارے میں فرمایا:-إِنِّی جاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیفَةً؛[3] میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔یوں انسان کو اس کی عظمت سے آگاہ کیا

اور پھر خدا کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ؛[4] اس کا جیسا کوئی نہیں ہے۔ یوں انسان کو اس کی تمام ہستی سمیت اپنے سے بالاتر خالق کے سامنے جھکنے کی دعوت دی۔تو پھر ہمیں اس عظیم کتاب کے ذریعے اپنی زندگی کے تمام شعبوں کی مشکلات کا حل لینا چاہیے۔

اور پیغمبر اکرم ﷺ نے اسے دنیا کے فتنوں سے بچنے کے لئے پناہ گاہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:- إذا التبست عليكم الفتن كقطع الليل المظلم فعليكم بالقرآن؛[5] جب تاریک رات کی طرح فتنے تمہیں گھیر لیں تو قرآن کا دامن تھامنا۔لہٰذا اس پر آشوب دور میں جب اخلاقی اقدار کو فرسودہ قرار دے کر چھوڑا جا رہا ہے اور برائیوں کو جدت کے نام پہ فروغ دیا جا رہا ہے۔ایسے حالات میں ہمیں اپنے خاندانی نظام سے لے کر سیاسی نظام تک ہر لحاظ سے قرآن کو اپنی زندگیوں میں راہنما بنانا چاہیے تاکہ دنیاوی واخروی لحاظ سے سعادت مند ہو سکیں۔

---

[1]۔https://www.parsi.wiki

[2]۔سورہ انعام آیہ ۵۹

[3]۔سورہ بقرہ آیہ ۳۰

[4]۔سورہ شوریٰ آیہ 11

[5]۔ محمد بن حسن، حرّ عاملی،) محقق گروہ پژوہش مؤسسہ آل البیت علیہم السلام)، وسائل الشیعۃ ج٦ ص : ١٧٠؛ عباس، قمی، سفینۃ البحار / ج٧ ص : ۲۴۹؛ میرزا حبیب اللہ، ہاشمی خویی، (مترجم: حسن زادہ آملی، حسن و کمرہای، محمد باقر)، (محقق / مصحح: میانجی، ابراہیم)، منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ، ج٢ ص : ١٩٣؛ محمد بن محمدرضا، قمی مشہدی، (محقق / مصحح: درگاہی، حسین)، تفسیر کنزالدقائق وبحر الغرائب، ج٩ ص : ٣٨٦

اہلبیت علیہم السلام کا تعارف

اہلبیت علیہم السلام وہ عظیم ہستیاں ہیں جن کی عصمت و طہارت کی گواہی دیتے ہوئے خداوند کریم نے فرمایا: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ؛[1] بس اللہ کا ارادہ یہ ہے اے اہلبیت علیہ السّلام کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔

اور جب اللہ کی توحید کی اور پیغمبر اکرم ﷺ کی صداقت کی گواہی کی ضرورت پیش آئی اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت کا دعویٰ کیا اور آیہ:---فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَ أَبْناءَكُمْ وَ نِساءَنا وَ نِساءَكُمْ وَ أَنْفُسَنا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكاذِبِين؛[2] آپ کہدیں: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی خواتین کو بلاتے ہیں اور تم اپنی عورتوں کو بلاؤ، ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے نفسوں کو بلاؤ، پھر دونوں فریق اللہ سے دعا کریں کہ جو جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ نازل کر کے خدا نے مباہلہ کا حکم دیا تو شعیہ و سنی مفسرین کے نقل کے مطابق رسول اللہ ﷺ فقط اپنی اہلبیت علیہم السلام کو یعنی: چار ہستیوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔انفسنا۔کی جگہ پر حضرت علیؑ کو ،۔نسائنا۔ کی جگہ پر جناب سیدہ ؑکو اور ۔ابنائنا۔کی جگہ پر حضرات حسنینؑ شریفین کو لے گئے۔[3] تو جب عقیدہ توحید اور نبوت کے گواہ اہلبیت علیہم السلام ہی بن سکتے ہیں، تو پھر پیغمبر

---

[1]۔ سورہ احزاب آیہ ۳۳

[2]۔ سورہ آل عمران آیت ۶۱

[3]۔ محمود زمخشری، تفسیر الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، ج۱، ص ۳۶۸؛ عبداللہ بن زیاد حسکانی، (ترجمہ احمد روحانی)، شواھد التنزیل لقواعد التفضیل، ج۱، ص ؛ علی بن احمد واحدی نیشا پوری، اسباب النزول، ص ۵۸؛ محمد بن عمر فخر رازی، مفاتیح الغیب، ج۸، ص۲۴۷؛ حسین بن علی، (ابوالفتوح رازی، (تحقیق: محمد جعفر یاحقی و محمد مہدی ناصح)، روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القرآن، ج۴، ص: ۳۶۰؛ عبدالرحمٰن بن ابی بکر، سیوطی، الدر المنثور فی تفسیر المأثور، ج۲، ص: ۳۹؛ عبداللہ بن عمر، بیضاوی، (تحقیق: محمد عبدالرحمٰن المرعشلی)، انوار التنزیل واسرار التأویل، ج۲، ص: ۲۰؛ فضل بن حسن، طبرسی، (مترجمان)، (تحقیق: رضا ستودہ)، محمد بن حسن، طوسی، (تحقیق: احمد قصیر عاملی)، ترجمہ مجمع البیان فی تفسیر القرآن، ج۴، ص: ۱۰۲

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں بھی وہی ۔نمونہ عمل۔ ہیں، لہٰذا ہمیں انہیں سے راہنمائی لینی چاہیے۔

اہلبیت علیہم السلام کی زندگی میں قرآنی اسلوب

قرآن اس ہستی کا کلام ہے جو انسان کا خالق اور اس کی تمام ضروریات کو اچھی طرح سے جانتا ہے، اور اس نے قرآن کو انسانی سعادت کا نصاب بنا کر دیا ہے۔اس لئے ہمیں اسے ہی اپنی زندگی کا منشور سمجھنا چاہیے۔البتہ خداوند متعال نے قرآن عطا کر کے اس کی تفسیر کا حکم اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتے ہوئے فرمایا:- أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ؛[1] آپ کی طرف بھی ذکر کو (قرآن) نازل کیا ہے تاکہ ان کے لئے ان احکام کو واضح کر دیں جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں۔ اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زندگی میں اس کی تفسیر کرتے بھی رہے ۔لیکن ان کے جانے کے بعد بھی قیامت تک کے انسانوں کو چونکہ قرآن سے راہنمائی لینے کی ضرورت رہے گی، تو اس لئے انہوں اپنے بعد اہلبیت علیہم السلام کو قرآن کا ہم پلہ اور مفسر قرار دیتے ہوئے فرمایا:-إني تارك فيكم الثقلين كتاب الله و عترتي لن تضلوا ما إن تمسكتم بهما؛[2] میں تمہارے درمیان دو قیمتی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں قرآن اور میری اہلبیتؑ اگر ان سے متمسک رہو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔

---

[1] ۔سورہ نحل آیہ ۴۴

[2] ۔ سلیم بن قیس، ہلالی، (محقق / مصحح: انصاری زنجانی خوئینی، محمد)، کتاب سلیم بن قیس الهلالی / ج۱ص : ۱۶؛ محمد بن جریر بن رستم، طبری آملی کبیر، (محقق / مصحح: محمودی، احمد)، المسترشد فی إمامة علی بن إبی طالب علیه السلام ص : ۵۵۹؛ محمد بن حسن ، صفار، (محقق / مصحح: کوچه باغی، محسن بن عباس علی)، بصائر الدرجات فی فضائل آل محمد صلی الله علیهم / ج۱ص : ۴۱۲؛ حسین بن حمدان، خصیبی، الهدایة الکبری ص : ۱۴؛ علی بن محمد، خزاز رازی، (محقق / مصحح: حسینی کوهکری، عبد اللطیف)، کفایة الاثر فی النص علی الائمة الإثنی عشر ص ۸۷؛ احمد بن محمد، ابن عقده کوفی، (محقق : حرز الدین، عبد الرزاق محمد حسین)، فضائل إمیر المؤمنین علیه السلام ص : ۱۸۶؛ نعمان بن محمد مغربی، ابن حیون، ، (محقق / مصحح: فیضی، آصف)، دعائم الإسلام / ج۱ص : ۲۰؛ نعمان بن محمد مغربی، ابن حیون، ، (محقق / مصحح: حسینی جلالی، محمد حسین)، شرح الأخبار فی فضائل الائمة الأطهار علیهم السلام / ج۱ص : ۹۹؛ محمد بن علی، ابن بابویه (مترجم: کمره ای محمد باقر)، لأمالی، ص / ۴۱۵؛ محمد بن علی، ابن بابویه، (محقق: لاجوردی، مهدی)، عیون إخبار الرضا علیه السلام / ج۲ص : ۲۴؛ محمد بن علی، ابن بابویه، (مترجم: پهلوان، منصور)، (محقق : غفاری، علی اکبر)، کمال الدین و تمام النعمة / ج۱ص : ۶۳؛ محمد بن محمد، مفید، (مترجم: رسولی محلاتی، سید هاشم)، الإرشاد فی معرفة حجج الله علی العباد / ج۱ص : ۲۳۱؛ محمد بن محمد، مفید، (محقق / مصحح: استاد ولی، حسین و غفاری علی اکبر)، الأمالی (للمفید) / النص / ۱۳۵؛ علی بن حسین، علم الهدی، (محقق / مصحح: ابراهیم، محمد ابوالفضل)، إمالی المرتضی / ج۱ص

لہٰذا ہمیں اپنی زندگی میں قرآنی اسلوب لاگو کرنے کے لئے اہلبیت علیہم السلام کی طرف رجوع کرنی چاہیے، اور جب ہم اہلبیت علیہم السلام کی زندگی کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کی زندگی کے تمام شعبوں میں یہاں تک کہ - خاندانی زندگی - میں بھی قرآن ہی حاکم نظر آتا ہے۔ اور انہوں نے قرآن کی فقط زبانی نہیں بلکہ عملی تفسیر کی ہے مثلاً قرآن نے راہ خدا میں انفاق کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا -: لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ ؛[1] تم نیکی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں میں سے راہِ خدا میں انفاق نہ کرو۔ تو اہلبیت علیہم السلام نے اس پہ یوں عمل کیا کہ جب حسنین علیہما السلام کی شفایابی کے لئے انہوں نے تین روزے رکھنے کی منت مانی اور وہ پوری ہو گئی تو حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حضرات حسنین علیہما السلام نے تین روزے رکھے اور تینوں دن افطاری کے وقت کھانا فقیر، مسکین اور یتیم کو دے دیا اور خود پانی سے افطار کر لیا، تو خدا نے اس عمل کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:- وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ؛[2] یہ اس کی محبت میں مسکین، یتیم اور اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں- اور مفسرین کے نقل کے مطابق یہ آیہ اہلبیت علیہم السلام کی شأن میں نازل ہوئی۔[3] اور اور جب اہلبیت علیہم السلام کے ایک فرد حضرت علیؑ نے چار درہم کمائے اور ایک دن میں دو سرا رات میں تیسرا پوشیدہ طور پر اور چوتھا ظاہر کرکے دیا تو آیہ شریفہ :ـ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلاَنِيَةً

: ۹؛ محمد بن جریر بن رستم، طبری آملی صغیر، دلائل الإمامة، ص : ۱۰۹؛ محمد بن احمد، فتال نیشابوری، (مترجم : مہدوی دامغانی، محمود)، روضۃ الواعظین و بصیرۃ المتعظین (ط - القدیمۃ) / ج ۲ ص : ۲۶۸؛ عماد الدین ابی جعفر محمد بن ابی القاسم، طبری آملی، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضی (ط - القدیمۃ) ص : ۲۷۰؛ محمد بن علی، ابن شہر آشوب مازندرانی، تشابہ القرآن و مختلفہ (لابن شہر آشوب) / ج ۲ ص : ۱۲۹؛ احمد بن علی، طبرسی، (مترجم : جعفری، بہراد)، الاحتجاج علی اہل اللجاج، ج ۱ ص : ۱۳۲؛ یحییٰ بن حسن، ابن بطریق، عمدۃ عیون صحاح الأخبار فی مناقب إمام الأبرار، ص ۷۱

[1]۔ سورہ آل عمران آیہ ۹۲

[2]۔ سورہ دہر آیہ ۹،۸

[3]۔ سلطان محمد، گنابادی، تفسیر بیان السعادۃ فی مقامات العبادۃ، ج ۴، ص : ۲۲۳؛ آلوسی سید محمود، (تحقیق : علی عبدالباری عطیۃ)، ج ۱۵، ص : ۱۷۳؛ محمد، صادقی تہرانی، الفرقان فی تفسیر القرآن بالقرآن، ج ۲۹، ص : ۳۰۶؛ سید محمد حسین، طباطبائی، (مترجم : سید محمد باقر موسوی ہمدانی)، ترجمہ تفسیر المیزان، ج ۲۰، ص : ۲۱۳

فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ؛[1] وہ جو لوگ اپنا مال رات اور دن میں، خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے پروردگار کے یہاں ہے- نازل ہوئی۔[2] لہٰذا ہمیں اہلبیت علیہم السلام سے -خاندانی زندگی کے قرآنی اسلوب- بھی سیکھنے چاہیے تاکہ ہماری زندگی مادی و معنوی لحاظ سے سعادت مند ہوسکے۔

اہلبیتؑ کے نکتہ نگاہ سے قرآنی اسلوب کے مطابق میاں و بیوی اور والدین کے فرائض

-خاندانی زندگی- بہت زیادہ وسیع ہے لیکن ہم اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے فقط اس کے دو حصوں کے بارے میں بحث کریں گے: میاں و بیوی، اور اولاد، اہلبیت علیہم السلام کی خاندانی زندگی دونوں لحاظ سے ہی مکمل طور پر قرآنی اسالیب کی عکاس نظر آتی ہے جس کے چند نمونے یہاں پہ بطور مثال پیش کرتے ہیں:

الف۔ قرآنی اسلوب زندگی میں میاں و بیوی کے مشترکہ فرائض

خاندانی زندگی کی ابتدا دو افراد کی شادی سے ہوتی ہے لہٰذا میاں و بیوی خاندان کے دو بنیادی ارکان ہوتے ہیں۔ لہٰذا -قرآنی اسلوب، اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے- میں ان کے تعلقات اور فرائض کا بڑا تفصیلی ذکر موجود ہے لیکن ہم اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے یہاں چند نمونے ذکر کرتے ہیں:

خوش اخلاقی سے پیش آنا

اہلبیت علیہم السلام کی گھریلو زندگی میں خوش اخلاقی بہت زیادہ نمایاں نظر آتی ہے، چونکہ خدا کے نزدیک اخلاق حسنہ کی اتنی زیادہ اہمیت ہے کہ اپنے حبیب پیغمبر اکرم ﷺ کو

---

[1]۔ سورہ البقرۃ آیہ ۲۷۴

[2]۔ سید شرف الدین علی استر آبادی حسینی، (تحقیق: حسین استاد ولی)، تأویل الآیات الظاہرۃ، قم: دفتر انتشارات اسلامی جامعہ ی مدرسین حوزہ علمیہ قم، ۱۴۰۹ ق، ص ۱۰۵، ۳۰۷.، ابن عطیہ عبدالحق بن غالب اندلسی (تحقیق: عبدالسلام عبدالشافی محمد) المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ ق ج ۱، ص: ۳۷۱؛ محمد بن حسن طوسی، (تحقیق: احمد قصیر عاملی) التبیان فی تفسیر القرآن، بیروت: داراحیاء التراث العربی ج ۲، ص: ۳۵۸

اخلاق کے بلند ترین درجے پہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:-وَإِنَّكَ لَعَلى خُلُقٍ عَظِيمٍ؛[1] اور آپ بلند ترین اخلاق کے درجہ پر ہیں-اور اہلبیت علیہم السلام وہ ہستیاں ہیں جنھیں پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنے فضائل کا وارث قرار دیتے ہوئے فرمایا:-اللهم انهم منی و انا منهم؛[2] اے اللہ! یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں-تو اہلبیت علیہم السلام بھی انؐ کی طرح بہترین اخلاق کے مالک ہیں ـ اور دیگر افراد کے ساتھ ساتھ اپنے اہل خانہ سے بھی انتہائی خوش اخلاقی سے پیش آتے۔

اور اہلبیت علیہم اسلام کا اہل خانہ کا ایک دوسرے سے خوش اخلاقی سے پیش آنے کی بہترین مثال حضرت علیؑ اور حضرت زہراؑ کی جنت نظیر زندگی ہے کہ مولاؑ بی بیؑ کے بارے میں فرماتے ہیں:-

فَوَ اللَّهِ مَا أَغْضَبْتُهَا وَ لَا أَكْرَهْتُهَا عَلَى أَمْرٍ حَتَّى قَبَضَهَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ وَ لَا أَغْضَبَتْنِي وَ لَا عَصَتْ لِي أَمْراً وَ لَقَدْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنْكَشِفُ عَنِّي الْهُمُومُ وَ الْأَحْزَان؛[3] اللہ کی قسم ! میں نے ان کی زندگی میں کبھی ان پر غصہ نہیں کیا اور نہ ہی میں نے کسی معاملے میں ان سے ناراض ہوا یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے رحلت کر گئیں۔ انہوں نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی، جب میں انہیں دیکھتا تو میرے تمام غم و حزن ختم ہو جاتے-

اسی طرح ائمہ اہلبیت علیہم السلام دوسروں کو بھی اہل خانہ سے خوش اخلاقی سے پیش آنے کی تاکید کرتے اور بداخلاقی سے بچنے کا حکم دیتے ہیں جیسا کہ امام صادقؑ نے فرمایا:- من كانت له امرأة تؤذيه لم يقبل الله صلاتها و لا حسنة من عملها حتى ترضيه، و كانت أول من ترد إلى النار، ثم قال: و على الرجل مثل ذلك من الوزر و العذاب إذا كان لها مؤذيا؛[4] جو عورت اپنے شوہر کو اذیت دے اس کی نماز اور دیگر اعمال اس وقت تک قبول نہیں ہوں گے جب تک اسے راضی نہ کرلے اور سب سے پہلے جہنم میں داخل ہو گی اور جو مرد اپنی بیوی کو اذیت دے

---

[1]ـ سورہ قلم آیہ ۴

[2]ـ ابن طاووس، علی بن موسی، (مترجم: الهامی، داوود)، الطرائف، ص ۳۳۲؛ علی بن موسی، ابن طاووس، (محقق/ مصحح: انصاری زنجانی خوئینی، اسماعیل)، الیقین باختصاص مولانا علی علیہ السلام بإمرة المؤمنین، ص/۳۵۹

[3]ـ عبد اللہ بن نور اللہ، بحرانی اصفہانی، (محقق/ مصحح: موحد ابطحی اصفہانی، محمد باقر)، عوالم العلوم و المعارف والأحوال من الآیات والأخبار والأقوال (مستدرک سیدة النساء إلی الإمام الجواد/ج ۱۱ص: ۴۱۰؛ علی بن عیسی، اربلی، (مترجم: زوارہ ای، علی بن حسین)، (محقق: میانجی، ابراہیم)، کشف الغمة فی معرفة الأئمة، ج ۱ص: ۳۶۸

[4]ـ محمد بن حسن، حر عاملی، ہدایة الأمة إلی إحکام الأئمة علیہم السلام، ج-۷، ص: ۸۴

اسے بھی ایسا ہی عذاب ملے گا۔لہٰذا اگر ہم بھی اپنی زندگیوں میں اس قانون کو لاگو کر لیں تو بہت سی گھریلو پریشانیوں سے نجات پا جائیں گے۔

ایک دوسرے سے محبت کرنا

خداوند کریم نے خاندانی زندگی میں میاں و بیوی کے درمیان محبت ورحمت کو اپنی نشانیوں میں سے قرار دیتے ہوئے فرمایا:- وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً ۔۔۔؛ [1] اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارا جوڑا تم ہی میں سے پیدا کیا ہے تاکہ تمہیں اس سے سکون حاصل ہو اور پھر تمہارے درمیان محبت اور رحمت قرار دی ہے۔اس آیہ سے پتہ چلتا ہے کہ محبت خدا دیتا ہے فقط انسان کوشش کرے کہ اسے قائم رکھ سکے۔

اور اہلبیت علیہم السلام چونکہ وحی الٰہی کے سائے میں پروان چڑھنے والے ہیں اس لئے ان کی خاندانی زندگی کا اسلوب قرآنی تھا اور وہ اس آیہ شریفہ کے عین مطابق میاں و بیوی کے درمیان انتہائی محبت آمیز تعلقات کے قائل ہیں، جیسا کہ امام صادقؑ فرماتے ہیں:- خيركم خيركم لنسائه، و أنا خيركم لنسائي؛ [2] تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی سے اچھا رویہ رکھتا ہو اور میں تم سب سے زیادہ اپنی بیوی سے اچھا رویہ رکھتا ہوں۔ اور موجودہ دور میں جب اسلام دشمن قوتیں میڈیا کے ذریعے میاں و بیوی کی لڑائیوں اور گھر سے باہر دونوں کے عاشقانہ تعلقات کو دکھا کر گھریلو نظام کو برباد کرنے پہ تُلی ہوئی ہیں۔تو ایسے حالات میں اگر ہمارے گھروں میں بھی یہ قرآنی اسلوب رائج ہو جائے تو بہت سی نفسیاتی و اخلاقی بیماریوں سے نجات پانے کے ساتھ ساتھ گھر کا ماحول بھی جنت نظیر بن جائے گا۔

عفت و پاکدامنی کا خیال رکھنا

اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے اور قرآنی اسلوب زندگی کے مطابق - خاندانی زندگی - میں عفت و پاکدامنی کی بہت زیادہ تاکید نظر آتی ہے۔جیسا کہ ارشاد خداوند کریم ہوتا ہے:قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ،وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ

[1] ۔سورہ روم آیہ ۲۱

[2] ۔ محمد بن حسن، حر عاملی، ہدایۃ الامّۃ إلی إحکام الائمۃ علیہم السلام ج ۷ ص: ۸۱

أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ؛[1] اور پیغمبر علیہ السّلام آپ مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عفت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔

اور ناطق قرآن اہلبیت علیہم اسلام کے ایک فرد امام صادقؑ بھی اچھے میاں و بیوی کی صفت عفت کو قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:- الکفو أن یکون عفیفا؛[۲] باعفت لوگ ایک دوسرے کے کفو ہوتے ہیں۔

اور اگر واقعاً عفت و پاکدامنی کا خیال رکھا جائے تو بہت سی برائیاں معاشرے سے ختم ہونے کے ساتھ ساتھ میاں بیوی کا ایک دوسرے پہ اعتماد بھی زیادہ ہو جائے، جس کے نتیجے میں بہت سی گھریلو اور معاشرتی مشکلات خود بخود حل ہو جائیں گی۔ دونوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے لیکن خواتین چونکہ جذباتی زیادہ ہوتی ہیں اور جلدی دوسروں پہ اعتماد کر لیتی ہیں اس لئے خداوند متعال نے انہیں دوسروں کے دھوکے سے بچانے کے لئے زیادہ محفوظ رہنے اور شوہروں کی غیبت میں اپنی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:- فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ؛[3] پس نیک عورتیں وہی ہیں جو شوہروں کی اطاعت کرنے والی اور ان کی غیبت میں ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہیں جن کی خدا نے حفاظت چاہی ہے۔ اور اسی لئے اہلبیت علیہم السلام بھی مردوں کو غیور شوہر بننے کا حکم دیتے ہیں تاکہ عفت و پاکدامنی کی فضا برقرار رہے، جیسا کہ امیر المؤمنینؑ عراقیوں سے فرماتے ہیں:- وَاكْفُفْ عَلَيْهِنَّ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ بِحِجَابِكَ إِيَّاهُنَّ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحِجَابِ أَبْقَى عَلَيْهِنَّ وَ لَيْسَ خُرُوجُهُنَّ بِأَشَدَّ مِنْ إِدْخَالِكَ مَنْ لَا يُوثَقُ

---

[۱]۔ سورہ نور آیہ ۳۱، ۳۰

[۲]۔ محمد بن یعقوب، کلینی، (محقق / مصحح: غفاری علی اکبر و آخوندی، محمد)، الکافی، ج ۵ ص: ۳۴۷؛ محمد بن علی، ابن بابویہ، (محقق / مصحح: غفاری، علی اکبر)، من لایحضرہ الفقیہ / ج ۳ ص: ۳۹۳؛ معانی الأخبار ص: ۲۳۹؛ محمد بن الحسن، طوسی، (محقق / مصحح: خرسان، حسن الموسوی)، تہذیب الأحکام (تحقیق خرسان) / ج ۷ ص: ۳۹۴؛ حسن بن فضل، طبرسی، مکارم الأخلاق ص: ۲۰۴؛ محمد باقر بن محمد تقی، مجلسی، (محقق / مصحح: رجائی، مہدی)، ملاذ الأخیار فی فہم تہذیب الأخبار / ج ۱۲ ص: ۳۱۰؛

[۳]۔ سورہ نساء آیہ ۳۴

بِهِ عَلَيْهِنَّ وَ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَعْرِفْنَ غَيْرَكَ فَافْعَل؛ [1] اپنی خواتین کو پردے میں رکھیں تاکہ ان کی نگاہ مردوں پہ نہ پہنچے کیونکہ پردہ ہر چیز سے زیادہ خواتین کی حفاظت کر سکتا ہے گھر سے باہر جانے ہی کی طرح نا مناسب افراد کو گھر میں لانا بھی برا ہے اگر ممکن ہو تو خواتین کو اپنے سوا کسی سے آشنا نہ کرو۔" موجودہ دور میں اس فرمان پہ عمل کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ مردوں کی بے غیرتی کا خواتین کی بے پردگی اور دیگر جرائم میں بہت بڑا کردار ہے، جس کے نتیجے میں-خاندانی نظام- بھی درہم و برہم ہو جاتا ہے۔

زینت کرنا

قرآن کی روشنی میں خاندانی اسلوب میں سے ایک میاں و بیوی کا ایک دوسرے کے لئے زینت کرنا ہے جیسا کہ ارشاد خداوند متعال ہے:۔ يَا بَنِي آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِيَ لِعِبَادِهِ وَالْطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ؛ [2] اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اور ہر مسجد کے پاس زینت ساتھ رکھو، پیغمبر آپ پوچھئے کہ کس نے اس زینت کو حرام کر دیا ہے جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا ہے- اس آیہ کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ زینت انسان کے لئے حلال ہے لیکن اسے اپنی زندگی کا مقصد ہی نہ سمجھ لے اور مناسب مقام پہ مناسب انداز میں زینت کریں ،اسی لئے تو دوسری آیہ کریمہ میں خواتین کو شوہروں اور محارم کے علاوہ کسی کے سامنے زینت کو ظاہر کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: «لا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ»؛ [3] اپنی زینت کا اظہار نہ کریں سوائے شوہر کے- [4] لہٰذا قرآن کے حکم کے مطابق اہلبیت علیہم السلام بھی میاں و بیوی کو ایک دوسرے کے لئے مزین ہونے کی تاکید کرتے ہیں۔

---

[1]۔ عبدالواحد بن محمد، تمیمی آمدی، (محقق / مصحح: درایتی، مصطفیٰ)، تصنیف غرر الحکم و درر الکلم، ص ۴۰۸؛ حسن بن علی، ابن ابن شعبہ حرانی، (محقق: غفاری، علی اکبر)، تحف العقول، ص ۶۸

[2]۔ سورہ اعراف آیہ ۳۱، ۳۰

[3]۔ سورہ نور آیہ ۳۱

[4]۔ محسن، قرائتی، تفسیر نور، ج ۳، ص: ۵۴

جیسا کہ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:- خاتون کے لئے ضروری ہے کہ اپنے شوہر کے لئے بہترین لباس پہنے اوراپنے چہرے کی زینت کرے-[1] اور معصومین علیہم السلام اپنے پیروکاروں کو رہبانیت اور دنیا کی جائز لذتوں سے دوری اختیار کرنے سے منع کرتے تھے۔

شوہر کی خصوصی ذمہ داریاں

گھریلو زندگی میں کچھ ذمہ داریاں فقط شوہر کی ہوتی ہیں جن میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

گھریلواخراجات مہیا کرنا

قرآنی اسلوب زندگی جن کو اہلبیت علیہم السلام نے اپنی زندگیوں میں لاگو کرکے اس کی عملی تفسیر کی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ: گھریلو اخراجات کا انتظام شوہر کرے, کیونکہ آیہ کریمہ ہے:-الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاء بِمَا فَضَّلَ اللّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُواْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ؛[2]مرد عورتوں کے حاکم اور نگراں ہیں ان فضیلتوں کی بناپر جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہیں اور اس بناپر کہ انہوں نے عورتوں پر اپنامال خرچ کیاہے۔ گھر اور خاندان ایک چھوٹا سا معاشرہ ہوتاہے جس میں ایک سربراہ کی ضرورت ہوتی ہے جسے اس آیہ کریمہ کے مطابق مرد کو ہونا چاہیے (البتہ تمامعاملات مشورے سے انجام پانے چاہیے) ۔[3] اور «بِما أَنْفَقُوا» سے پتہ چل رہا ہے کہ[4] گھریلواخراجات کاانتظام مرد کو کرنا چاہیے۔اور اہلبیت علیہم السلام کا بھی یہی طریقہ کار رہاہے کہ مردہی گھریلو اخراجات مہیا کرتے تھے۔ جیساکہ امیر المؤمنینؑ کے بارے میں ہے کہ مدینہ کے ارد گرد انؑ کی بہت سی زمینیں، کنویں، باغات موجود تھے یہاں تک کہ نقل ہوا ہے کہ ایک سو کنواں حضرت علیؑ کی ملکیت تھا[5]

---

[1]۔آئین ہمسرداری ص،از۵۲ http://www.ibrahimamini.com

[2]۔سورہ نساء آیہ ۳۴

[3]۔ ناصر، مکارم شیرازی، تفسیر نمونہ، ج۳، ص: ۳۷۰

[4]۔ محسن، قرائتی، تفسیر نور، ج۲، ص: ۶۲؛

[5]۔ابن شہرآشوب، مازندرانی، مناقب ابن شہرآشوب: ج ۲ ص ۱۳۲

اور حضرتؑ اپنے وصیت نامے میں بھی مال کی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں: "شرط یہ ہے کہ اصل مال کو یعنی درختوں و باغوں کو باقی رکھیں اور اس کا منافع حاصل کریں اور درخت نہ بیچیں یہاں تک کہ اتنے پھیل جائیں کہ ان کے درمیان سے گزرنا محال ہو جائے۔[1] اس فرمان سے راہنمائی ملتی ہے کہ حلال طریقے سے رزق کمانا اور اس میں اضافے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اس کی حفاظت کرنا اسلام میں پسندیدہ کام ہے، ورنہ حضرت علیؑ جیسی ہستی جو دنیا کو تین طلاقیں دے چکے ہوں وہ کبھی یہ کام نہ کرتے۔

اور ائمہ معصومین علیہم السلام گھر والوں کے ضروری اخراجات پورے کرنے کے علاوہ ان کی خوشی کا بھی خیال رکھتے تھے جیسا کہ حضرت علیؑ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا:- أطرفوا أهاليكم في كل جمعة بشيء من الفاكهة و اللحم حتى يفرحوا بالجمعة؛[2] اپنے گھر والوں کے لئے ہر جمعے کو پھل اور گوشت خریدا کریں تا کہ وہ جمعے کے آنے پہ خوش ہوں۔ اگر موجودہ دور کے مرد بھی یوں ہی اپنے اہل خانہ کی خوشیوں کا خیال رکھیں تو بہت سے گھریلو مسائل خود بخود حل ہو جائیں۔

بیویوں کے درمیان عدل کرنا

اسلام نے مرد کو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے لیکن ان کے درمیان عدل کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلاَّ تَعُولُواْ؛[3] جو عورتیں تم کو پسند آئیں اُن میں سے دو، دو، تین، تین، چار، چار سے نکاح کرلو۔ لیکن اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ اُن کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو یا اُن عورتوں کو زوجیت میں لاؤ جو تمہارے قبضہ میں آئی ہیں۔ بے انصافی سے بچنے کے لیے یہ زیادہ قرین صواب ہے۔

---

[1]۔ محمد حسین، شریف رضی، نہج البلاغہ، خ ۲۴

[2]۔ محمد بن علی، ابن بابویہ، الخصال، ج۲ ص: ۳۹۰

[3]۔ سورہ نساء آیہ ۳

۱. لہٰذا ائمہ علیہم السلام ایک سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے لیکن ان کے درمیان مثالی عدل رکھتے تھے جیسا کہ حضرت علیؑ حضرت زہراؑ کے بعد جس دن جس بیوی کے گھر میں رہنے کی باری ہوتی اس دن کسی دوسری بیوی کے گھر وضو بھی نہیں کرتے تھے۔[1] اور عملی طور پر مسلمان مردوں کو سبق دیا کہ زیادہ شادیاں کرکے بھی عدل کیا جاسکتا ہے۔

گھریلو کاموں میں معاون بننا

قرآن مجید نے بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ؛[2] ان کے (بیویوں) ساتھ اچھے طریقے سے زندگی بسر کرو" اور ائمہ علیہم السلام نے دوسری تمام آیات کی طرح اس پر بھی مکمل طور پہ عمل کیا کیونکہ وہ وحی الٰہی کے زیر سایہ پروان چڑھے تھے.

اور ائمہ معصومین علیہم السلام کا اہل خانہ سے اچھا رویہ رکھنے کی بہترین مثال انؑ کا اپنی تمام تر شان و شوکت کے باوجود گھریلو کام کرنا ہے جیسا کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں:- رسول خدا ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں دیگچے میں دال ڈال رہا تھا اور زہراؑ پاس بیٹھی تھیں تو دیکھ کر فرمایا: اے ابوالحسنؑ! سنو اور جو کچھ میں کہتا ہوں وہ خدا کا حکم ہوتا ہے جو مرد گھر میں اپنی بیوی کی مدد کرے تو خدا اس کے بدن کے بالوں میں سے ہر ایک کے برابر اسے ایک سال کی عبادت کا جو ہر رات کو نماز میں اور دن کو روزے کی حالت میں گزارا ہو اور صابروں اور پیغمبروں حضرت داؤدؑ، یعقوبؑ عیسیٰؑ جیسا اجر دے گا یا علیؑ! جو کوئی اپنے گھر والوں کی خدمت کو عار نہ سمجھے خدا اس کا نام شہیدوں کے دیوان میں لکھے گا۔۔۔"[3] یوں انہوں نے ہر دور کے مردوں کو عملی درس دیا کہ گھریلو کام کرنے سے شان میں کمی نہیں آتی اور اس طرح گھریلو فضا بھی خوشگوار رہتی ہے۔

---

[1]۔ محمد دشتی، امام علی و اخلاق اسلامی [منبع الکترونیکی]، موسسہ تحقیقات و نشر معارف اہل البیت (ع) بی جا۔ بی تا ص ۱۸۶

[2]۔ سورہ نساء ۱۹

[3]۔ آقا حسین، بروجردی، جامع إحادیث الشیعة، ج ۲۲ ص : ۳۰۴؛ عباس، قمی، سفینة البحار، ج ۶ ص : ۵۴۸؛ حسین بن محمد تقی، نوری، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل / ج ۱۳ ص : ۴۸؛ محمد باقر بن محمد تقی، مجلسی، (محقق / مصحح: جمعی از محققان)، بحار الأنوار (ط - بیروت) / ج ۱۰۱ ص : ۱۳۲؛ محمد بن محمد، شعیری، جامع الأخبار، ص ۱۰۲

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ :- كان أمير المؤمنين ع يحتطب و يستقي و يكنس و كانت فاطمة ع تطحن و تعجن و تخبز؛[1] امیر المؤمنینؑ گھر کے لئے لکڑیاں اور پانی مہیا کرتے اور گھر کی صفائی کرتے تھے جبکہ حضرت زہراؑ چکی پیستی، آٹا گوندھتی اور روٹیاں پکاتی تھیں۔اس طرح کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ اہلبیت علیہم السلام کے ہاں مرد گھر والوں کا مکمل طور پر خیال رکھتے تھے۔تو پھر آج کل کے مردوں کا مصروفیت کا بہانہ بلا وجہ کا ہے۔ کیونکہ ائمہ علیہم السلام جیسا کوئی مصروف و مجاہد راہ خدا ہو ہی نہیں سکتا لہٰذا اگر کوشش کریں تو گھر والوں کو بڑی آسانی سے وقت دیا جاسکتا ہے اور بہت سے اختلافات سے بچا جاسکتا ہے۔

ب۔ خاندانی زندگی میں قرآنی اسلوب کے مطابق والدین کی ذمہ داریاں

خدا کی دی ہوئی نعمات میں سے ایک اولاد ہے جو کی حثیت رکھتی ہے، لہٰذا جہاں ان کے حقوق کی ادائیگی پر اجر ملتا ہے وہیں، حقوق ادا نہ کرنے اور اس امانت کو ضائع کرنے پہ سزا کا ملنا بھی حتمی ہے۔ اس لئے۔قرآنی اسلوب میں اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے۔بچوں کے خاص حقوق ذکر کیئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند کو بطور نمونہ یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

شفقت و مہربانی کرنا

گھریلو زندگی کا اایک اہم حصہ بچے ہوتے ہیں جن کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے اور اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ سے قرآنی اسلوب کے مطابق بچوں کی دیگر ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ ان سے محبت کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔اور مہربانی و نرم دلی اتنی اہم چیز ہے کہ خدا وند کریم نے اپنے محبوب پیغمبر اکرم ﷺ کی نرم دلی کو اپنے بندوں پہ لطف و رحمت قرار دیتے ہوئے فرمایا:- فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ؛[2] پیغمبر یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم ہو۔

---

[1]۔ محمد بن علی، ابن بابویہ، (محقق / مصحح: غفاری، علی اکبر)، من لایحضرہ الفقیہ / ج ۳ ص : ۱۵۶؛ محمد بن حسن، طوسی، الأمالی (للطوسی) / ص،۶۶۱؛ ۸۴. ورام بن إبي فراس، مسعود بن عیسی، (مترجم: عطایی، محمد رضا)، مجموعہ ورّام آداب و اخلاق در اسلام، مجموعۃ ورام / ج ۲ ص ۷۹؛ ابن إبي جمهور، محمد بن زين الدين، (محقق / مصحح: عراقی، مجتبی)، عوالی اللئالی العزيزية في الأحاديث الدينية، ج ۳ ص : ۱۹۳؛ سید ہاشم بن سلیمان، بحرانی، حلیۃ الأبرار فی إحوال محمد و آلہ الأطہار علیہم السلام ،ج ۲ ص : ۲۵۹؛ حکیمی، محمد رضا، (مترجم علی، آرام احمد)، الحیاۃ، ج ۵ ص : ۲۷۴

[2]۔ سورہ آل عمران آیہ ۱۵۹

اور اہلبیت علیہم السلام کے ہاں بھی بچوں پہ شفقت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام حسینؑ نے آخری وداع کے وقت امام زین العابدینؑ کو بچوں کا خیال رکھنے کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا:- وانت خليفتي على هولاء العيال و الاطفال سكتهم اذا صرخوا---؛[1] آپ میرے بعد گھر والوں اور بچوں کے سرپرست ہیں لہٰذا جب یہ روئیں تو انہیں تسلی دیجئے گا-اس فرمان سے پتہ چلتا ہے کہ انتہائی مشکل حالات میں بھی بچوں پہ شفقت کرنا نہیں چھوڑنا چاہیے ،حالانکہ ہم اکثر اوقات اپنی مشکلات کا غصہ بچوں پہ نکالنا شروع کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے بچہ سہم جاتا ہے اور اس کی ذہنی صلاحیتیں دب کر رہے جاتی ہیں۔

اسی طرح امام زین العابدینؑ بچوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں :فرحمته وتعليمه والعفو عنه، والستر عليه---؛[2] ان پہ مہربانی کرو، انہیں تعلیم دو، اس کی غلطیوں کو معاف کرو اور چشم پوشی اختیار کرو-اور ہمارے معاشرے میں عموماً والدین اور گھر کے دیگر بڑے افراد بچے کے کھانے پینے اور کپڑوں و۔۔۔ کا خیال رکھنے پہ ہی اکتفاء کرتے ہیں لیکن ان کا پیار کرنے پہ کوئی خاص توجہ نہیں دیتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں والدین اور بچوں میں دوریاں پیدا ہو جاتی ہیں، اور کئی بچے معاشرے کے برے افراد کے ہاتھوں ضائع ہو جاتے ہیں۔

جبکہ معصومین علیہم السلام بچوں پہ اپنے نظریات مسلط کرتے رہنے کے بجائے ان کی نفسیات کو مد نظر رکھنے کا حکم دیتے ہیں جیسا کہ اِمیر المؤمنینؑ حضرت علیؑ فرماتے ہیں:- من كان له ولد صبا؛[3] جس کے پاس بچہ ہو وہ بچپنا اختیار کرے۔ یعنی: اس کی بچپنا عادات کا خیال رکھتے ہوئے اسے آداب و اخلاق و۔۔۔ سکھایا جانا چاہیے۔

---

[1] ۔ http://mehrkhane.com

[2] ۔ علی احمدی، (میانجی، محقق / مصحح: فرجی، مجتبی)، مکاتیب الائمۃ علیہم السلام، ج ۳ ص : ۲۱۰

[3] ۔ محمد باقر بن محمد تقی، مجلسی، مرآۃ العقول فی شرح إخبار آل الرسول، ج۲۱ ص : ۸۶؛ محمد محسن بن شاہ مرتضی، فیض الوافی، ج ۲۳ ص : ۱۳۸۸؛ محمد تقی بن مقصود علی، مجلسی، (محقق / مصحح: موسوی کرمانی، حسین و اشتہاردی علی پناہ)، روضۃ المتقین فی شرح من لایحضرہ الفقیہ، ج۸ ص : ۵۸۵

توحید پرستی کی تعلیم

تربیت اولاد میں ایک اہم قرآنی اسلوب توحید پرستی کی تعلیم دینا ہے جیسا کہ ارشاد خداوند متعال ہے:- وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ؛[۱] اور اس وقت کو یاد کرو جب لقمان نے اپنے فرزند کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خبردار کسی کو خدا کا شریک نہ بنانا کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔لہٰذا والدین پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو توحید سے آشنا کریں۔اور معصومین علیہم السلام خود سب سے بڑے یکتا پرست تھے اس لئے وہ اپنی اولاد کو بھی سب سے پہلے توحید کا درس دیتے تھے، جس کا ایک نمونہ یہ واقعہ ہے جس میں نقل ہوا ہے: کہ بچپن میں ایک بار حضرت زینبؑ حضرت علیؑ کی گود میں بیٹھی تھیں تو مولاؑ نے فرمایا:- کہو ایک جب انہوں نے ایک کہا تو فرمایا: دو کہو تو حضرت زینبؑ نے جواب دیا بابا! جس زبان سے ایک کہا ہے اس سے اب دو کیسے کہوں؟ (یعنی ایک خدا کی گواہی دے کر اب دوئی نہیں کر سکتی ہوں) یہ سن کر حضرت علیؑ خوش ہوئے اور انہیں گلے سے لگا کر پیار کیا ۔[۲]اسی طرح حضرت زہراؑ کے بارے میں ہے کہ امام حسنؑ کو لوری دیتے ہوئے فرماتیں:

اشبه أباك يا حسن　　و اخلع عن الحق الرسن
و اعبد إلها ذا منن　　و لا توال ذا الإحن؛[۳]

یعنی: اے حسنؑ آپ اپنے باباؑ جیسے بنو ظلم کی رسی کو حق کے ذریعے کاٹ دو اور خدا کی عبادت کیونکہ وہ بہت زیادہ نعمتوں کا مالک ہے اور کبھی بھی ظالموں کے دوست نہ بنو۔

یوں حضرت زہراؑ نے اپنے فرزند کو عملی توحید پرستی کی تعلیم دی کیونکہ فقط خدا پہ ایمان رکھنا کافی نہیں ہوتا ہے بلکہ اسے عمل کے ذریعے نظر بھی آنا چاہیے۔ اور اگر موجودہ دور کے مسلمان بھی اس قرآنی اسلوب اور سیرت معصومین علیہم السلام کو اپناتے ہوئے بچوں کو بچپن میں ہی توحید پرستی سکھا دیں تو پھر انہیں مغربی طاغوت اور ان کے آلہ کار میڈیا والے کفر آمیز موویز و۔۔۔کے ذریعے گمراہ نہیں کر سکیں گے۔ لیکن اگر ہم بچوں کو اچھی چیزیں نہ

---

[۱]۔ سورہ لقمان، آیہ ۱۳

[۲]۔ ذبیح اللہ محلاتی، ریاحین الشریعہ، تہران دار الکتب اسلامیہ بی تا، ج: ۳، ص: ۵۴

[۳]۔ نعمت اللہ بن عبد اللہ، جزائری، ریاض الأبرار فی مناقب الائمۃ الأطہار، ج ا ص: ۷۵

سکھا سکے تو وہ خود بخود گمراہی کی طرف چلے جائیں گے۔ جیسا کہ امام صادقؑ نے فرمایا:- بادروا أولادكم بالحديث قبل أن يسبقكم إليهم المرجئة؛[1] **اپنی اولاد کی تربیت ان تک باطل عقائد والوں کے پہنچنے سے پہلے کرو۔ موجودہ دور میں چونکہ امام وقت بھی غائب ہیں اس لئے اس فرمان پہ عمل کرنے کی ضرورت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔**

اخروی نجات کا انتظام کرنا

قرآن چونکہ انسان کی دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ اس کی اخروی نجات کا سامان اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے اس لئے وہ اولاد کی دنیاوی ضروریات کا خیال رکھنے کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ اس کی اخروی نجات کا انتظام کرنے کا بھی حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:-يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا ؛[2] ایمان والو اپنے نفس اور اپنے اہل کو اس آگ سے بچاؤ-اس آیہ کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ فقط اپنی نجات کی فکر کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ اپنے اہل خانہ کے لئے بھی انتظام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور بچے چونکہ نادان ہوتے ہیں اور دنیا کی رنگنیوں میں جلدی محو ہو جاتے ہیں اس لئے ان کا سب سے زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

اور معصومین علیہم السلام اپنی اولاد کی اخروی نجات کی بہت زیادہ فکر کرتے تھے اور بچپن میں ہی اچھی چیزیں سکھا دیتے تھے جیسا کہ حضرت علیؑ امام حسنؑ سے فرماتے ہیں:- فبادرتک بالادب قبل ان یقسو قلبک و یشتغل لبک---؛[3] میں نے تمہارے دل کے سخت ہونے اور دوسری چیزوں میں مشغول ہونے سے پہلے تمہاری تربیت کر دی۔ اگر والدین اس قرآن اور اہلبیت علیہم السلام کے اس اصول کو اپنا لیں تو پھر اولاد کی مادی ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ ان کی دینی تعلیم اور اخروی سعادت کا انتظام بھی کر لیں۔

---

[1]۔ محمد بن یعقوب، کلینی، الکافی، ج۶ ص: ۴۶

[2]۔ سورہ تحریم آیہ۶

[3]۔ محمد حسین، شریف رضی، نہج البلاغہ خط۳۱

نتیجہ

اس تحقیق کے بعد انسان اس نتیجے پہ پہنچ سکتا ہے کہموجودہ دور کی اکثر معاشرتی مشکلات۔ خاندانی نظام۔ کے متزلزل ہونے کی وجہ سے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی شخص اپنی۔گھریلو زندگی۔میں مشکلات کا شکار ہوتو وہ گھر سے باہر کے امور بھی اچھی طرح سے انجام نہیں دے سکتا ہے۔ لہٰذا ان کے حل کے لئے گھریلو زندگی کا پر سکون ہونا نہایت ضروری ہے۔ جس کا حصول قرآن و اہلبیت علیہم السلام کی تعلیمات کے سائے ہی میں ممکن ہے۔اس لئے ہمیں۔خاندانی زندگی۔کو مستحکم بنانے کے لئے۔قرآنی اسلوب کو اہلبیت علیہم السلام کے نکتہ نگاہ۔سے سیکھنے اور اپنانے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔تاکہ ایک اچھامعاشرہ تشکیل پاسکے۔

منابع

۱. قرآن مجید

۲. ابن شعبہ حرانی، حسن بن علی، (محقق / مصحح: غفاری، علی اکبر)، تحف العقول، چاپ: دوم، قم: جامعہ مدرسین، ۱۴۰۴ / ۱۳۶۳ق

۳. ابن فارس، اِحمد بن فارس، (محقق / مصحح: ہارون، عبد السلام محمد)، معجم مقاييس اللغة، چاپ: اول، قم: مكتب الاعلام الاسلامی، ۱۴۰۴ق

۴. ابن بابویہ محمد بن علی، (مترجم: کمرہ ای محمد باقر)، لأمالی، چاپ: ششم، تہران: کتابچی، ۱۳۷۶ش

۵. ابن بابویہ، محمد بن علی، (محقق غفاری، علی اکبر)، معانی الأخبار، چاپ: اول، قم: دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم ۱۴۰۳ق

۶. ابن بابویہ، محمد بن علی، (مترجم: پہلوان، منصور)، (محقق: غفاری، علی اکبر)، کمال الدین، چاپ: اول، قم: دار الحدیث، ۱۳۸۰ش

۷. ابن بابویہ، محمد بن علی، (محقق / مصحح: غفاری، علی اکبر)، من لایحضرہ الفقیہ، چاپ: دوم، قم: دفتر انتشارات اسلامی وابستہ بہ جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم، ۱۴۱۳ق

۸. ابن بابویہ، محمد بن علی، (محقق: لاجوردی، مہدی)، عیون اِخبار الرضا علیہ السلام، چاپ: اول، تہران: نشر جہان، ۱۳۷۸ق

۹. ابن بابویہ، محمد بن علی، الخصال، چاپ: اول، تہران: کتابچی ۱۳۷۷ش

۱۰. ابن بطریق، یحیٰی بن حسن، عمدة عيون صحاح الأخبار فی مناقب إمام الأبرار، چاپ: اول، قم: جماعة المدرسين بقم، مؤسسة النشر الاسلامی، ۱۴۰۷ق

۱۱. ابن حمزه طوسی، محمد بن علی، (محقق / مصحح: علوان، نبیل رضا)، الثاقب فی المناقب، چاپ: سوم، قم: انصاریان، ۱۴۱۹ق

۱۲. ابن حیون، نعمان بن محمد مغربی، (محقق / مصحح: حسینی جلالی، محمد حسین)، شرح الأخبار فی فضائل الائمۃ الأطہار علیہم السلام، چاپ: اول، قم: جامعہ مدرسین، ۱۴۰۹ق

۱۳. ابن حیون، نعمان بن محمد مغربی، (محقق / مصحح: فیضی، آصف)، دعائم الإسلام، چاپ: دوم، قم: مؤسسۃ آل البیت علیہم السلام، ۱۳۸۵ق

۱۴. ابن شہر آشوب مازندرانی، محمد بن علی، تشابہ القرآن و مختلفہ، چاپ: اول، قم: دار بیدار للنشر، ۱۳۶۹ق

۱۵. ابن طاووس، علی بن موسی، (مترجم: الہامی، داوود)، الطرائف؛ چاپ: دوم، قم: نوید اسلام، ۱۳۷۴ش

۱۶. ابن طاووس، علی بن موسی، (محقق / مصحح: حسون، محمد)، کشف المحجۃ لثمرۃ المہجۃ، چاپ: دوم، قم: بوستان کتاب، ۱۳۷۵ش

۱۷. ابن طاووس، علی بن موسی، (محقق / مصحح: انصاری زنجانی خوئینی، اسماعیل)، الیقین باختصاص مولانا علیّ علیہ السلام بإمرۃ المؤمنین، چاپ: اول، قم: دار الکتاب، ۱۴۱۳ق

۱۸. ابن عقدہ کوفی احمد بن محمد، (محقق: حرز الدین، عبد الرزاق محمد حسین)، فضائل إمیر المؤمنین علیہ السلام، چاپ: اول، قم: دلیل ما، ۱۴۲۴ق

۱۹. ابن قاریاغدی، محمد حسین، (محقق / مصحح: احمدی جلفائی، حمید)، البضاعۃ المزجاۃ، چاپ: اول، قم: دار الحدیث، ۱۴۲۹ق- ۱۳۸۷ش

۲۰. ابو مخنف کوفی، لوط بن یحیٰی، (محقق / مصحح: یوسفی غروی، محمد ہادی)، وقعۃ الطفّ، چاپ: سوم، قم: جامعہ مدرسین، ۱۴۱۷ق

۲۱. ابوالفتوح رازی حسین بن علی، (تحقیق: محمد جعفر یاحقی و محمد مہدی ناصح)، روض الجنان و روح الجنان فی تفسیر القرآن، چاپ: اول، مشہد: بنیاد پژوہشہای اسلامی آستان قدس رضوی، ۱۴۰۸ق

۲۲. احمدی میانجی، علی، (محقق / مصحح: فرجی، مجتبی)، مکاتیب الائمۃ علیہم السلام، چاپ: اول، قم: دار الحدیث، ۱۴۲۶ق

۲۳. اربلی، علی بن عیسی، (مترجم: زوارہای، علی بن حسین)، (محقق: میانجی، ابراہیم)، کشف الغمۃ، چاپ: سوم، تہران: انتشارات إسلامیۃ، ۱۳۸۲ش

۲۴. آلوسی سید محمود، (تحقیق: علی عبدالباری عطیة)، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم، چاپ: اول، بیروت: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ق
۲۵. بحرانی اصفہانی، عبد اللہ بن نور اللہ، (محقق / مصحح: موحد ابطحی اصفہانی، محمد باقر)، عوالم العلوم و المعارف والأحوال من الآیات و الأخبار و الأقوال، چاپ: اول، قم: مؤسسة الإمام المهدی عجّل اللہ تعالی فرجہ الشریف، ۱۴۱۳ق
۲۶. بحرانی، سید ہاشم بن سلیمان، حلیة الأبرار فی إحوال محمّد و آلہ الأطہار علیہم السلام، چاپ: اول، قم: مؤسسة المعارف الإسلامیة، ۱۴۱۱ق
۲۷. بحرانی، سید ہاشم بن سلیمان، مدینة معاجز الأئمة الإثنی عشر، چاپ: اول، قم: مؤسسة المعارف الإسلامیة، ۱۴۱۳ق

۲۸. بروجردی، آقا حسین؛ (محقق / مصحح: جمعی از محققان)؛ جامع إحادیث الشیعة؛ چاپ: اول؛ تہران: انتشارات فرہنگ سبز؛ چاپ: ۱۳۸۶ش
۲۹. بیضاوی، عبد اللہ بن عمر، (تحقیق: محمد عبد الرحمٰن المرعشلی)، إنوار التنزیل و إسرار التأویل، چاپ: اول، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۸ق
۳۰. تمیمی آمدی، عبد الواحد بن محمد، (محقق / مصحح: درایتی، مصطفیٰ)، تصنیف غرر الحکم و درر الکلم، چاپ: اول، قم: دفتر تبلیغات، ۱۳۶۶ش
۳۱. جزائری، نعمت اللہ بن عبد اللہ، ریاض الأبرار فی مناقب الأئمة الأطہار، چاپ: اول، بیروت: مؤسسة التاریخ العربی، ۱۴۲۷ق- ۲۰۰۶م
۳۲. جیلانی، رفیع الدین محمد بن محمد مؤمن، (محقق / مصحح: درایتی، محمد حسین)، الذریعة إلی حافظ الشریعة، چاپ: اول، قم: دار الحدیث، ۱۴۲۹ق- ۱۳۸۷ش

۳۳. حرّ عاملی، محمد بن حسن، (محقق گروہ پژوہش مؤسسہ آل البیت علیہم السلام)، تفصیل وسائل الشیعة إلی تحصیل مسائل الشریعة، چاپ: اول، قم: مؤسسہ آل البیت علیہم السلام، ۱۴۰۹ق
۳۴. حر عاملی، محمد بن حسن، ہدایة الأمة إلی إحکام الأئمة علیہم السلام، چاپ: اول، مشہد: آستانة الرضویة المقدسة، مجمع البحوث الإسلامیة، ۱۴۱۴ق
۳۵. حسکانی، عبید اللہ بن احمد، یعقوب جعفری، سیمای امام علی (ع) در قرآن، چاپ: اول، قم: انتشارات اسوہ، ۱۳۸۱ش
۳۶. حکیمی، محمد رضا و حکیمی، محمد و حکیمی، علی، (مترجم: آرام، احمد)، الحیاة، چاپ: اول، تہران: دفتر نشر فرہنگ اسلامی، ۱۳۸۰ش

۳۷. خزاز رازی، علی بن محمد، (محقق / مصحح: حسینی کوہکمری، عبد اللطیف)، کفایۃ الاثر فی النصّ علی الائمۃ الِاثنی عشر، قم: بیدار، ۱۴۰۱ق
۳۸. خصیبی، حسین بن حمدان، الہدایۃ الکبری، بیروت: البلاغ، ۱۴۱۹ق
۳۹. دشتی، محمد، امام علی و اخلاق اسلامی [منبع الکترونیکی]، موسسہ تحقیقات و نشر معارف اہل البیت (ع) بی جا۔ بی تا
۴۰. دیلمی، حسن بن محمد، إرشاد القلوب إلی الصواب، چاپ: اول، قم: الشریف الرضی ۱۴۱۲، ق
۴۱. زمخشری محمود، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل، چاپ: سوم، بیروت: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ ق
۴۲. سیوطی، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، الدر المنثور فی تفسیر المأثور، چاپ: اول، قم: کتابخانہ آیۃ اللہ مرعشی نجفی، ۱۴۰۴ق
۴۳. شامی، یوسف بن حاتم، الدر النظیم فی مناقب الائمۃ، چاپ: اول، قم: جامعہ مدرسین، ۱۴۲۰ق
۴۴. شریف رضی، محمد حسین، (ترجمہ و حواشی مفتی جعفر حسین)، نہج البلاغہ، اسلام آباد: محمد علی فاؤنڈیشن ، بی تا
۴۵. شعیری، محمد بن محمد، جامع الأخبار، چاپ: اول، نجف: مطبعۃ حیدریۃ، بی تا
۴۶. صفار، محمد بن حسن، (محقق / مصحح: کوچہ باغی، محسن بن عباس علی)، بصائر الدرجات فی فضائل آل محمّد صلّی اللہ علیہم، چاپ: دوم، قم: مکتبۃ آیۃ اللہ المرعشی النجفی، ۱۴۰۴ق
۴۷. صادقی تہرانی، محمد، الفرقان فی تفسیر القرآن بالقرآن، چاپ: دوم، قم: انتشارات فرہنگ اسلامی، ۱۳۶۵ش
۴۸. طبرسی، احمد بن علی، (مترجم: جعفری، بہراد)، الِاحتجاج، چاپ: اول، تہران: اسلامیہ، ۱۳۸۱ش
۴۹. طبرسی، فضل بن حسن، مترجمان، (تحقیق: رضا ستودہ)، ترجمہ مجمع البیان فی تفسیر القرآن، چاپ: اول، تہران: انتشارات فراہانی، ۱۳۶۰ش
۵۰. طبرسی، حسن بن فضل، مکارم الأخلاق، چاپ: چہارم، قم: الشریف الرضی، ۱۴۱۲ق / ۱۳۷۰ش
۵۱. طبری آملی صغیر، محمد بن جریر بن رستم، دلائل الِامامۃ، چاپ: اول، قم: بعثت، ۱۴۱۳ق
۵۲. طبری آملی کبیر، محمد بن جریر بن رستم، (محقق / مصحح: محمودی، احمد)، المسترشد فی إمامۃ علیّ بن إبی طالب علیہ السلام، چاپ: اول، قم: کوشانپور، ۱۴۱۵ق
۵۳. طبری آملی، عماد الدین اِبی جعفر محمد بن اِبی القاسم، بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضی، چاپ: دوم، نجف: المکتبۃ الحیدریۃ ۱۳۸۳ق

۵۴. طوسی، محمد بن حسن، (تحقیق: احمد قصیر عاملی)، التبیان فی تفسیر القرآن، چاپ: اول، بیروت: دار احیاء التراث العربی، بی تا
۵۵. طوسی، محمد بن حسن، امالی، چاپ: اول، قم: دار الثقافۃ، ۱۴۱۴ق
۵۶. طوسی، محمد بن الحسن، (محقق / مصحح: خرسان، حسن الموسوی)، تہذیب الأحکام ، چاپ: چہارم، تہران: دار الکتب الإسلامیہ، ۱۴۰۷ق

۵۷. طباطبایی، سید محمد حسین، (مترجم: سید محمد باقر موسوی ہمدانی)، ترجمہ تفسیر المیزان؛ چ پنجم، قم: دفتر انتشارات اسلامی جامعہ ی مدرسین حوزہ علمیہ قم، ۱۳۷۴ش
۵۸. علم الہدی، علی بن حسین، (محقق / مصحح: ابراہیم، محمد ابوالفضل)، إمالی المرتضی، چاپ: اول، قاہرہ: دار الفکر العربی، ۱۹۹۸م
۵۹. عابدینی، احمد، شیوہ ہمسرداری پیامبر (ص) بہ روش قرآن و سنت، نشر ہستی نما، ۱۳۸۱

۶۰. فتال نیشابوری، محمد بن احمد، (مترجم: مہدوی دامغانی، محمود)، روضۃ الواعظین و بصیرۃ المتعظین، چاپ: اول، قم: انتشارات رضی، ۱۳۷۵ش
۶۱. فخر رازی محمد بن عمر، مفاتیح الغیب، چاپ: سوم، بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ق
۶۲. فیض کاشانی، محمد محسن بن شاہ مرتضی، الوافی، چاپ: اول، اصفہان: کتابخانہ امام إمیر المؤمنین علی علیہ السلام، ۱۴۰۶ق
۶۳. فراہیدی، خلیل بن إحمد، کتاب العین، چاپ: دوم، قم: نشر ہجرت، ۱۴۰۹ق
۶۴. قرائتی، محسن، تفسیر نور، چاپ: یازدہم تہران: مرکز فرہنگی درسہایی از قرآن، سال چاپ: ۱۳۸۳ ش
۶۵. قضاعی، محمد بن سلامۃ، (محقق / مصحح: حسینی إرموی (محدث)، جلال الدین)، شرح فارسی شہاب الأخبار، چاپ: اول، تہران: مرکز انتشارات علمی و فرہنگی، ۱۳۶۱ش

۶۶. قمی عباس، سفینۃ البحار، چاپ: اول، اسوہ، قم ۱۴۱۴ق
۶۷. قمی مشہدی، محمد بن محمد رضا، (محقق / مصحح: درگاہی، حسین)، تفسیر کنز الدقائق و بحر الغرائب، چاپ: اول، تہران: وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی، سازمان چاپ و انتشارات، ۱۳۶۸ش
۶۸. قاسمی کیرانوی ، مولانا وحید الزمان ، (مترجم : مولانا عمید الزمان قاسمی کیرانوی)، القاموس الوحید، کراچی: ادارہ اسلامیات، چ: اول، ۱۴۲۲ھ، جون ۲۰۰۱
۶۹. قاضی احمد نگری، عبد النبی، جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون الملقب بدستور العلماء، چاپ: دوم، بیروت: بی۔نا، ۱۹۷۵م

۷۰. کراجکی، محمد بن علی، (محقق / مصحح: حسون، کریم فارس)، التعجب من اغلاط العامۃ فی مسألۃ الامامۃ، چاپ: اول، قم: دار الغدیر، ۱۴۲۱ق

۷۱. کلینی، محمد بن یعقوب، (محقق / مصحح: غفاری علی اکبر و آخوندی، محمد)، الکافی، تہران: دار الکتب الاسلامیۃ، ۱۴۰۷ق
۷۲. گنابادی سلطان محمد، تفسیر بیان السعادۃ فی مقامات العبادۃ، چاپ: دوم، بیروت: مؤسسۃ الاعلمی للمطبوعات، ۱۴۰۸ق
۷۳. مازندرانی ابن شہر آشوب، المناقب ابن شہر آشوب، چاپ: اول، قم: علامہ، ۱۳۷۹ق
۷۴. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی،) محقق / مصحح: جمعی از محققان (، بحار الانوار الجامعہ لدرر اخبار الائمہ الاطہار، چاپ: دوم، بیروت: إحیاء التراث العربی، ۱۴۰۳ق
۷۵. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، (محقق / مصحح: رجائی، مہدی)، ملاذ الاخیار فی فہم تہذیب الاخبار، چاپ: اول، قم: کتابخانہ آیہ اللہ مرعشی نجفی، ۱۴۰۶ق
۷۶. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی، (محقق / مصحح: رسولی محلاتی، سید ہاشم)، مرآۃ العقول فی شرح اِخبار آل الرسول، چاپ: دوم، تہران: دار الکتب الاسلامیۃ، ۱۴۰۴ق
۷۷. محلاتی، ذبیح اللہ، ریاحین الشریعہ، تہران: دار الکتب اسلامیہ، بی تا
۷۸. مظفر نجفی، محمد حسن، دلائل الصدق لنہج الحق، چاپ: اول، قم: موسسۃ آل البیت، ۱۴۲۲ق

۷۹. مفید، محمد بن محمد، (مترجم: رسولی محلاتی، سید ہاشم)، الارشاد للمفید، چاپ: دوم، تہران: اسلامیہ، بی تا
۸۰. مفید، محمد بن محمد، (محقق/ مصحح: استاد ولی، حسین و غفاری علی اکبر)، الامالی، چاپ: اول، قم: کنگرہ شیخ مفید، ۱۴۱۳ق
۸۱. مکارم شیرازی، ناصر تفسیر نمونہ، چاپ: اول، تہران: دار الکتب الاسلامیۃ، ۱۳۷۴ش
۸۲. منتجب الدین، علی بن عبید اللہ بن بابویہ الرازی، الاربعون حدیثا، چاپ: اول، قم: مدرسۃ الامام المہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف، ۱۴۰۸ق

۸۳. نوری، حسین بن محمد تقی، متدرک الوسائل و مستنبط المسائل، چاپ: اول، قم: مؤسسۃ آل البیت علیہم السلام، ۱۴۰۸ق
۸۴. ہاشمی خویی، میرزا حبیب اللہ، (مترجم: حسن زادہ آملی، حسن و کمرہای، محمد باقر)، (محقق / مصحح: میانجی، ابراہیم)، منہاج البراعۃ فی شرح نہج البلاغۃ، چاپ: چہارم، تہران: مکتبۃ الاسلامیۃ، ۱۴۰۰ق
۸۵. ہلالی، سلیم بن قیس، (محقق/ مصحح: انصاری زنجانی خوئینی، محمد)، کتاب سلیم بن قیس الہلالی، چاپ: اول، قم: الہادی، ۱۴۰۵ق

۸۶. واحدی نیشابوری، علی بن احمد، (مترجم: علیرضا ذکاوتی قراگزلو)، ترجمہ اسباب النزول، چاپ: اول، تہران: نشرنی، ۱۳۸۳ش

۸۷. ورام بن ابی فراس، مسعود بن عیسی، (مترجم: عطایی، محمد رضا)، مجموعہ ورّام آداب واخلاق در اسلام، چاپ: اول، مشہد: بنیاد پژوہشہای اسلامی آستان قدس رضوی، ۱۳۶۹ش

۸۸. یلیاوی، ابوالفضل عبدالحفیظ، مصباح اللغات، بی چا، لاہور: مکتبہ خلیل، بی تا

۸۹. http://www.ibrahimamini.com

۹۰. http://mehrkhane.com

۹۱. wikipedia.org

۹۲. https://www.parsi.wiki